45648 ـ غسل جنابت فرض ہونے كا علم نہيں تھا كيا اسے پہلى نمازوں كى قضاء كرنا ہو گى ؟

سوال

مجھے نماز كى ادائيگى كے ليے غسل جنابت كى فرضيت كا علم نہيں تھا، كيا ميں نمازوں دوبارہ ادا كروں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہر مسلمان مرد و عورت پر شرعى احكام كى تعليم حاصل كرنا فرض ہے، اور خاص كر ان عبادات و احكام كى تعليم ضرورى ہے جن كا اللہ تعالى نے انہيں مكلف بنايا ہے، اور وہ انہيں ادا كرنے كى استطاعت ركھتا ہے.

چنانچہ جس شخص كے پاس مال و دولت ہے اس كے ليے زكاۃ كے احكام جاننا واجب ہيں، اور جو شخص تجارت كرتا ہے اس كے ليے خريد و فروخت كے احكام كى تعليم حاصل كرنا ضرورى ہے، اور سب كو صحيح اعتقاد اور جس چيز كا اسے مكلف كيا گيا ہے اس كى ادائيگى كے احكام سيكھنے لازم ہے.

اور اسى طرح طہارت و پاكيزگى اور نماز كے احكام تو ہر شخص كو جاننے چاہيں، اور پھر آج كے دور ميں تو اللہ تعالى نے طلب علم بہت آسان كر ديا ہے كسى شخص كے ليے علم حاصل نہ كرنے كى كوئى دليل اور حجت اور عذر باقى نہيں رہتا، صرف سستى اور كاہلى اور كوتاہى كى بنا پر علم حاصل نہيں كيا جاتا.

اور خاص كر اس معين مسئلہ: غسل جنابت كے فرض ہونے كا علم نہيں تھا، اور آپ اسى حالت ميں نمازيں ادا كرتے رہے:

اس ميں اہل علم كا كہنا ہے كہ: يہ عذر شمار ہو گا، چنانچہ آپ پر اس كى قضاء نہيں، ليكن آپ كو غسل كرنا ہو گا، اور جس نماز كے وقت ميں آپ كو غسل جنابت كے حكم كا علم ہوا وہ نماز دوبارہ ادا كرنا ہو گى، اس ميں انہوں نے درج ذيل دلائل سے استدلال كيا ہے:

1 ـ ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم مسجد ميں تشريف لائے تو ايك اور شخص بھى مسجد ميں آيا اور آكر سلام كيا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سلام كا جواب ديا اور فرمانے لگے:

جاؤ جا كر نماز پڑھو كيونكہ تو نے نماز ادا نہيں كى.

چنانچہ وہ شخص گیا اور جا کر اسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سلام کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور فرمانے لگے:

جاؤ جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی، ایسا تین بار ہوا تو وہ کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دیکر مبعوث کیا ہے اس سے بہتر تو میں نہیں جانتا، چنانچہ آپ مجھے تعلیم دیں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوؤ تو تکبیر کہو اور پھر قرآن میں سے جو آسانی کے ساتھ پڑھ سکو پڑھو اور پھر رکوع کرو حتی کہ رکوع میں تم اطمنان کر لو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ حتی کہ اچھی طرح سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدہ میں تمہیں اطمنان ہو جائے، اور پھر سجدے سے اٹھو حتی کہ اطمنان کے ساتھ بیٹھ جاؤ ، اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (724) صحیح مسلم حدیث نمبر (367).

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہلی سب نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا، بلکہ صرف اس وقت کی حاضر نماز قضاء کرنے کا حکم دیا.

2 ـ عبد الرحمن بن ابزی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایك شخص عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا:

میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہیں ملا تو عمار بن یاسر عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہنے لگے:

کیا آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایك سفر میں تھے، آپ نے تو نماز ادا نہیں کی، لیکن میں نے مٹی میں الٹ پلٹ ہونے کے بعد نماز ادا کر لی، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تجھے صرف اس طرح ہی کافی تھا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونك ماری اور پھر دونوں ہاتھوں کو چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (331) صحیح مسلم حدیث نمبر (368).

چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کے وجوب کا علم نہ ہونے کی بنا پر نماز ادا نہ کی، اور عمار رضی اللہ تعالی نے تیمم کا صحیح طریقہ معلوم نہ ہونے کی بنا پر تیمم کے طریقہ کی مخالفت کی، اور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

.... اور اس بنا پر اگر نص نہ پہنچنے کی بنا پر کوئی شخص طہارت ترک کر دے، مثلا اونٹ کا گوشت کھایا اور وضوء نہ کیا، اور پھر اسے نص کا علم ہو جائے اور اسے یہ واضح ہو جائے کہ وضوء کرنا واجب ہے، یا کوئی شخص اونٹوں کے باڑہ میں نماز ادا کر لے اور پھر اسے اس کے بارہ میں نص کا علم ہو: تو کیا اسے پچھلی نماز لوٹانا ہو گی ؟

اس میں دو قول ہیں، اور یہ دونوں امام احمد کی روایتیں ہیں.

اور اس کی نظیر یہ کہ: کوئی شخص اپنے عضو تناسل کو چھوئے اور نماز ادا کر لے، پھر اسے عضو تناسل چھونے سے وضوء واجب ہونے کا علم ہو.

ان سب مسائل میں صحیح یہ ہے کہ: نماز کا اعادہ نہیں ہو گا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خطا اور بھول معاف کردی ہے، اور اس لیے بھی کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

ہم اس وقت تك عذاب نہیں دیتے جب تك رسول مبعوث نہ کر دیں .

اس لیے جسے کسی معین چیز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ پہنچے تو اس پر اس کے وجوب کا حکم ثابت نہیں ہوگا، اور اسی لیے جب عمر اور عمار رضی اللہ تعالی عنہما کو جنابت کی حالت پیش آئی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز ہی ادا نہ کی اور عمار رضی اللہ تعالی عنہ نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور اسی طرح جب ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کئی کئی روز جنابت کی حالت میں نماز ادا نہیں کرتے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اور جب ایك صحابی نے سیاہ رسی میں سے سفید رسی واضح ہونے تك سحری کھائی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ کی قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا.

اور اسی طرح بیت المقدس کی طرف چہرہ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم منسوخ ہونے کا علم نہ ہونے والے صحابہ کرام کو اپنی نمازیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا.

اس میں مستحاضہ عورت بھی شامل ہے کہ جب اس نے اس اعتقاد پر کئی روز تك نماز ادا نہ کی کہ استحاضہ بھی

حیض ہے اور اس پر نماز فرض نہیں، چنانچہ اس کی قضاء میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ نماز نہیں لوٹائے گی - جیسا ك امام مالك وغیرہ سے منقول ہے - ؛ کیونکہ ایك استحاضہ والی عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا:

" مجھے بہت زیادہ اور سخت اور عجیب حیض آتا ہے جس نے مجھے نماز اور روزہ سے روك رکھا ہے "

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مستقبل میں اس پر جو کچھ واجب ہوتا ہے اس کا حکم دیا، اور اسے پچھلی نمازوں وغیرہ کی قضاء کا حکم نہیں دیا تھا.

اور میرے نزدیك یہ بھی ثابت ہوا اور نقل کیا گیا ہے کہ: دیہات اور خانہ بدوش مرد و عورت میں ایسے بھی ہیں جو بالغ ہو چکے ہیں اور انہیں نماز فرض ہونے کا بھی علم نہیں.

بلکہ جب عورت کو کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھا کرو، تو وہ جواب دیتی ہے میں بڑی اور بوڑھی ہو کر نماز ادا کر لیا کرونگی! اس کا یہ گمان ہوتا ہے کہ نماز تو بڑھاپے میں فرض ہوتی ہے.

اور صوفیوں اور پیروں کے مریدوں میں بھی بہت سے گروہ اور افراد ہیں جنہیں یہ بھی علم نہیں کہ ان پر نماز فرض ہے، چنانچہ اس قسم کے لوگوں پر صحیح یہی ہے کہ پچھلی نمازوں کی قضاء نہیں، چاہے یہ کہا جائے: وہ کافر تھے یا جہالت کی بنا پر معذور تھے .... "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (21 / 101 - 102).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (21806) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور یہاں یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ:

اگر سائل ایسی جگہ ہے جہاں تعلیم کے اسباب متوفر ہیں اور اس نے کوتاہی کرتے ہوئے تعلیم حاصل نہیں تو اسے جنابت کی حالت میں بغیر غسل کیے ہوئے ادا کردہ نمازیں لوٹانا ہونگی، اگر وہ اتنی زیادہ نہ ہوں، لیکن اگر بہت زیادہ ہیں تو پھر حرج اور مشقت کی بنا پر ساقط ہو جائینگی.

کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور اللہ تعالی نے تم پر دین میں کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا الحج (78).

واللہ اعلم .